شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ کی کتاب

حکایات صحابہ و مجموعۂ فضائل اعمال کا دینی نفع اللہ تعالیٰ کی شرفِ قبولیت

دلوں میں شریعت مقدسہ اور اس کے احکام کی عظمت کا سکہ بٹھانے میں ایک لاجواب کتاب

فضائل کی عملی قوت وتاثیر افادیت وسحر انگیزی اور اہمیت

مسلمانوں کی عملی زندگی و فکر آخرت میں فضائل کا مقام

تَحریر

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

نیچے کا مضمون کتاب سوانح شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ

تحَریر حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ سے ماخوذ ہے جو یہاں نیچے لن ک پر ہے

http://abulhasanalinadwi.org/moulana%20shaikhul%20hadith%20zakaria.pdf

افادہ عام کے لیے یہاں الگ سے شایع ہورہا ہے

بقول حضرت مولانا سید ابوالحسن ندویؒ۔ "ان (کتب فضائل) سے جو دینی و علمی نفع پہنچا اس کے بارے میں ایک ممتاز معاصر عالم کا یہ کہنا مبالغہ آمیز نہیں معلوم ہوتا کہ : ان کتابوں کے ذریعہ ہزاروں بندگانِ خدا ولایت کے درجہ تک پہنچ گئے"۔

فضائل وحکایات کے رسائل

یوں تو شیخ کی کل مطبوعہ وغیر مطبوعہ تالیفات کی تعداد سو سے زیادہ ہے[1]، لیکن ان تصنیفات میں حکایات صحابہؓ اور کتب فضائل کو تبلیغی جماعتوں کے نصاب میں شامل ہونے اور افادۂ عام کی وجہ سے جو مقبولیت و شہرت حاصل ہوئی، اور ان سے امت کے ایک بڑے طبقہ کو جو فائدہ پہونچا اس کی نظیر کم از کم اردو کی دینی و دعوتی کتابوں میں ملنی مشکل ہوگی، بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے، کہ ان کے مطبوعہ نسخوں کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہے، پھر ان سے جو دینی و عملی نفع پہونچا اس کے بارے میں ایک ممتاز معاصر عالم کا یہ کہنا مبالغہ آمیز نہیں معلوم ہوتا کہ "ان کے ذریعہ ہزاروں بندگان خدا ولایت کے درجہ تک پہونچ گئے"۔

ان کتابوں میں "حکایات صحابہؓ" کو خاص مقام حاصل ہے، جو اپنی تاثیر و افادیت میں خاص امتیاز رکھتی ہے، یہ کتاب حضرت مولانا عبد القادر صاحب رائے پوری کی فرمائش پر لکھی گئی، وہ عرصہ سے شیخ سے اس کا تقاضہ فرمارہے تھے کہ حضرات صحابہؓ کے احوال سے ان کو عشق تھا، شیخ کا تدریسی و تصنیفی انہماک اس کا موقعہ نہیں دیتا تھا کہ اچانک ۵۷ھ میں شیخ کو سخت نکسیر کا دورہ پڑا، اور ان کو چند ماہ کے لئے دماغی کام سے روک دیا گیا، وہ بغیر کام کئے رہ نہیں سکتے تھے اس زمانہ میں انھوں نے "حکایات صحابہؓ" لکھی، جو

www.abulhasanalinadwi.org

[1] ملاحظہ ہو آپ بیتی" نمبر ۲ کا آخری حصہ از ص ۱۲۴ تا ۱۴۴ اس میں خود حضرت شیخ کی زبان سے تالیفات ورسائل کا تعارف، موضوع اور ان کی ابتداء وانتہاء کی تاریخ ہے، سوانح کے اس باب میں تصنیفات پر عمومی واجمالی تبصرہ ہی پر اکتفا کیا گیا ہے۔

۱۲ر شعبان ۱۳۵۷ھ کو مکمل ہوئی، یہ کتاب بے حد مقبول ہوئی، تبلیغی جماعت کے نصاب کا اہم جزء ہونے کے علاوہ وہ دینی و دعوتی حلقوں کی مقبول ترین نصابی و دعوتی کتاب ہے، زبان سلیس وشیریں، طرز بیان دل نشین، واقعات مؤثر نہ صرف رقت انگیز، بلکہ انقلاب انگیز ہیں۔

شیخ کا بڑا کارنامہ، اور ان کی سعی مشکور فضائل کے رسائل و تصنیفات کی ترتیب و تالیف ہے، ہندوستان میں تبلیغی جماعت کے داعی اول و بانی حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کا یہ اعلیٰ درجہ کا تفقہ فی الدین، فراست ایمانی، اور دین کے عمیق فہم کا نتیجہ تھا کہ انھوں نے مسلمان کی زندگی و عمل میں فضائل کی اہمیت و قوت اور سحر انگیزی کا ادراک کیا، اور انھوں نے اس حقیقت کو سمجھا کہ جو "طاقت زندگی کے پہیہ کو تیزی کے ساتھ حرکت دیتی ہے، اور جس کے دم سے دنیا کا بازار گرم اور اس کی رونق قائم ہے، وہ "نفع" پر یقین ہے، یہی وہ یقین ہے کہ جو کسان کو سخت سردی کے موسم میں اپنے بستر سے اٹھا دیتا ہے، اور اندھیرے منہ کھیت میں پہونچا دیتا ہے، اور لو کے تھپیڑوں، اور سورج کی تپش میں کھیت جوتنے اور پسینہ بہانے کی قوت بخشتا ہے، یہی یقین ایک تاجر کو گھر بار، راحت و آرام چھوڑ کر اپنے کاروبار میں مشغول ہونے پر آمادہ کرتا ہے، وہی یقین ایک فوجی کے لئے موت کو آسان اور زندگی کو دشوار بنا دیتا ہے، جو چیز اس کو اپنی محبوب اولاد کو چھوڑ کر بے تکلف میدان جنگ میں چلے جانے پر اکساتی ہے، وہ نفع کا یقین اور مستقبل میں کسی فائدہ کی توقع ہے، اور یہی وہ محور ہے جس کے گرد زندگی کی چکی گھومتی ہے۔

لیکن اس یقین کے سوا ایک یقین اور ہے جو اپنی انقلاب آفرینی اور قوت و تاثیر میں اس یقین سے کہیں بڑھ کر ہے، جس کی مثالیں اوپر پیش کی گئی ہیں، یہ ان منافع کے حصول کا یقین ہے جس کی خبر انبیاء کرام اس دنیا میں لے کر آئے، اور وحی اور تمام

www.abulhasanalinadwi.org

آسمانی صحیفوں نے اس کی تصدیق اور تلقین کی، جس کو ہم خدا کی خوشنودی، اور دنیا اور آخرت میں اعمال کے بدلے سے تعبیر کرسکتے ہیں"۔[۱]

فضائل کی احادیث میں اسی کو "ایمان واحتساب" سے تعبیر کیا گیا ہے، اور اسی کو مؤمن کے عمل کے لئے سب سے بڑی قوتِ محرکہ ہونا چاہئے۔[۲]

مولانا محمد الیاس صاحبؒ فرماتے تھے کہ "فضائل کا درجہ مسائل سے پہلے ہے، فضائل سے اعمال کے اجر پر یقین ہوتا ہے، جو ایمان کا مقام ہے، اور اس سے آدمی عمل کے لئے آمادہ ہوتا ہے، مسائل معلوم کرنے کی ضرورت کا احساس تو تب ہی ہوگا، جب وہ عمل پر تیار ہوگا، اس لئے ہمارے نزدیک فضائل کی اہمیت زیادہ ہے"۔[۳]

شیخ نے اس ضرورت کی تکمیل کے لئے "فضائل نماز" "فضائل رمضان" "فضائل قرآن" "فضائل ذکر" "فضائل حج" "فضائل صدقات" "فضائل تبلیغ" اور "فضائل درود" لکھیں، ان میں سے اکثر کتابیں حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کے ایماء وحکم سے لکھی گئیں، "فضائل قرآن" اور "فضائل درود" شاہ محمد یٰسین صاحب نگینوی (یکے از خلفاءِ حضرت گنگوہیؒ) کی فرمائش سے لکھی، "فضائل حج" ۳ر شوال ۱۳۶۶ھ کو شروع کی، کتاب میں بڑے شوق انگیز واقعات، اور رقت انگیز اشعار ہیں، جو حج کے مقصد و روح سے خاص مناسبت

۱؎ واوین کے درمیان کی عبارت مصنف کی کتاب "ارکانِ اربعہ" کے باب "روزہ" سے ماخوذ ہے، ملاحظہ ہو عنوان "فضائل اور اس کی قوت وتاثیر" ص ۲۶۵

www.abulhasanalinadwi.org

۲؎ صوم وقیام رمضان کے سلسلہ میں احادیث میں واضح طور پر یہ الفاظ آئے ہیں "من صام رمضان ایمانا واحتسابا الخ" .... "من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا الخ"

۳؎ ملفوظات حضرت دہلوی۔

رکھتے ہیں، اس لئے کتاب بڑی مؤثر ہے، اس کے ساتھ شیخ کا ذوق شعری، اور حسن انتخاب بھی نمایاں ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عنان قلب و قلم دونوں ہاتھ سے چھوٹ گئے ہیں، مدینہ طیبہ حاضری کے آداب و اشواق کو دل کھول کر لکھا ہے، جس سے کتاب "کاروان مدینہ کی حدی خوان" بن گئی، اسی طرح "فضائل صدقات" میں اہل قلوب اور رجال آخرت کے ایثار و توکل، تحقیر دنیا اور شوق آخرت کے ایسے مؤثر واقعات جمع کر دیئے ہیں، جن سے مال و متاع دنیا کی حقارت، آخرت کی عظمت و اہمیت، اور شوق لقاء پیدا ہوتا ہے، غرض یہ سب کتب رسائل و فضائل بڑے مؤثر، دل پذیر اور شوق انگیز ہیں۔

شیخ کی تصنیفی جامعیت

عام طور پر جو لوگ علمی اور تحقیقی طرز کے عادی ہوتے ہیں، وہ خالص دعوتی و اصلاحی اور عام فہم طرز پر تصنیف و تالیف کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے، اور جو دوسرے طرز کے عادی ہو جاتے ہیں، وہ پہلے طرز میں اس کے آداب و معیار کو قائم نہیں رکھ سکتے، لیکن شیخ کی دونوں طرز کی تصنیفات مؤثر اور کامیاب ہیں، پہلے طرز کا نمونہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا "اوجز المسالک" "مقدمہ لامع الدراری" "حجۃ الوداع و عمرات النبی صلے اللہ علیہ وسلم" اور علمی و تدریسی رسائل "جزء اختلافات الصلاۃ" "جزء اختلاف الائمۃ" اور "جزء المبهمات فی الاسانید والروایات"[1] [illegible] کا نمونہ "حکایاتِ صحابہؓ" اور فضائل کے رسائل اور کتابیں ہیں، اور ان دونوں طرزوں کی جامع شمائل ترمذی کا ترجمہ "شرح خصائل نبویؐ" ہے، اس طرح شیخ بیک وقت مصنف و محقق بھی نظر آتے ہیں،

---

[1] افسوس ہے کہ یہ سب رسائل غیر مطبوعہ ہیں، تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو "آپ بیتی" ۲ ص ۱۴۹-۱۵۰

www.abulhasanalinadwi.org

شارح حدیث اور مؤرخ بھی معلوم ہوتے ہیں، اور خالص داعی، مذکّر اور مختلف طبقات امت کے ان کی زبان میں مخاطب کرنے والے مصلح بھی نظر آتے ہیں۔

"وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء"

www.abulhasanalinadwi.org

حضرت شیخ الحدیث کی شخصیت اور کارناموں پر ایک بین الاقوامی مذاکرۂ علمی جامعہ اسلامیہ مظفر پورا عظم گڑھ تاریخ ۲/۱/صفر ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۵/۲۴ مارچ/۲۰۰۴ء کے مقالہ سے ماخوذ

۔ شیخ الحدیث بریسۃ العصر حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی بردالله مضجعہ کی شہرۂ آفاق ومقبول ترین کتاب ''مجموعۂ فضائل اعمال'' محتاج تعارف نہیں ہے' نو قیمتی کتابوں (حکایات صحابہ' فضائل نماز' فضائل تبلیغ' فضائل ذکر' فضائل قرآن مجید' فضائل رمضان' فضائل درود شریف' فضائل صدقات' فضائل حج) کا یہ مجموعہ ایک گنجینۂ علم معرفت اور مرقعۂ درس عبرت ہے' دلوں میں شریعت مقدسہ اور اس کے احکام کی عظمت کا سکہ بٹھانے میں ایک لاجواب کتاب ہے' دعوتِ اسلامی کا فریضہ انجام دینے والے ہر عالم وغیر عالم کے ہاتھ میں ایک روشن قندیل ہے' جس کی روشنی میں راستہ کے نشیب وفراز سے باخبر ہو کر دعوتی سفر تیز رفتاری کے ساتھ طے کیا جاسکتا ہے' بالخصوص ایک عالم اور صاحب تحقیق کو تو اس کتاب کے ذریعہ متعلقہ مضامین پر نصوص قرآن وحدیث اور اقوال وآثار کا ایک وافر مواد ہاتھ آجانے کے علاوہ مشکل نصوص کے سمجھنے میں بے حد مدد ملتی ہے' کتاب کا ایک ایک لفظ' ایک ایک حرف نہ جانے اخلاص وللہیت کی کس چاشنی میں ڈوبا ہوا ہے کہ جس نے بھی ایک بار چکھا دلدادہ وگرویدہ ہوئے بغیر نہ رہا' اور یہ امر واقعہ ہے کہ اس کتاب نے لاکھوں انسانوں کے دلوں میں انقلاب پیدا کر دیا ہے' اور بقول حضرت مولانا سید ابوالحسن ندویؒ'' ان (کتب فضائل) سے جو دینی وعلمی نفع پہنچا اس کے بارے میں ایک ممتاز معاصر عالم کا یہ کہنا مبالغہ آمیز نہیں معلوم ہوتا کہ: ان کتابوں کے ذریعہ ہزاروں بندگانِ خدا ولایت کے درجہ تک پہنچ گئے''۔

(ایک عالمی وبین الاقوامی کتاب فضائل اعمال از مولانا محمد شاہد صاحب سہانپوری ص: ۱۴) آخر تو کوئی وجہ ہے کہ نو اعمال کے فضائل پر مشتمل یہ مجموعہ۔

۱ آج دنیا کی اکتیس زبانوں میں اس کے ترجمے ہو چکے ہیں۔

۲ ۔سعودی عرب' ہندوستان' پاکستان' بنگلہ دیش' افغانستان' ایران' ازبکستان' برما' ملیشیا' انڈونیشیا' انگلینڈ' افریقہ' امریکہ' کنیڈا' ترکی' جاپان' زامبیا' سری لنکا' فرانس' فلپائن' کمبوڈیا' کینیا' پرتگال جیسے تنتیس ممالک کے ایک سو پینتالیس محققین اور اہل علم ''فضائل اعمال'' کی علمی وتحقیقی خدمت اور اس کو دیگر زبانوں میں منتقل کرنے میں مصروف کار ہیں ایضاً ص: ۲۱)

۳ ۔صرف ہندو پاک کی حد تک چوہتر (۷۴) اشاعتی ادارے اس کتاب کو مسلسل شائع کر رہے ہیں۔

۴ ۔اس لئے بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ مختلف زبانوں میں اس کے نسخوں کی مجموعی تعداد کروڑوں میں کیا' شمار سے باہر ہے۔

کتب فضائل پر ایک تاریخی نظر

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کی اس کتاب کا موضوع کوئی نیا نہیں' بلکہ عام کتب حدیث کے علاوہ مستقل طور سے دوسری صدی ہجری...جب کہ حدیث نبوی کی باضابطہ تدوین ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی...میں آداب واخلاق' زہد ورقاق اور فضائل وترغیب پر تصنیف کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا' اور آج تک قائم ہے' کچھ تصنیفات حسب ذیل ہیں:

۱ ۔کتاب الزہد للامام عبداللہ بن المبارک (ت ۱۸۱ھ)

۲ ۔فضائل القرآن للامام الشافعی (ت ۲۰۴ ھ)

۳ ۔فضائل القرآن لأبی عبید (ت ۲۲۴ ھ)

۴ ۔کتاب الزہد للامام احمد بن حنبل (ت ۲۴۱ ھ)

۵ ۔الادب المفرد للامام البخاری (ت ۲۵۶ھ)

۶ ۔کتاب الآداب للامام البیہقی

۷ ۔کتاب الزہد للامام البیہقی

۸ ۔فضائل الاوقات' للامام البیہقی (۴۵۸ھ)

۹ ۔الترغیب والترہیب لابن شاہین (۳۸۵ھ)

۱۰ ۔الترغیب والترہیب لأبی القاسم اسماعیل بن محمد الاصفہانی (ت ۵۳۵ھ)

۱۱ ۔الترغیب والترہیب للحافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری' (ت ٦٥٦ھ)

اذکار اور دعاؤں میں :

۱۲ ۔عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (ت ۳۰۳ھ)

۱۳ ۔عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (ت ۳٦۴)

۱۴ ۔کتاب الدعاء للطبرانی (ت ۳٦۰ھ)

۱۵ ۔الدعوات الکبیر للبیہقی' الاذکار للنوی (ت ٦۷٦ھ)

درود شریف اور اس کے مخصوص صیغوں کے فضائل پر حافظ شمس الدین سخاوی (ت ۹۰۲ھ) کی ''القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع'' وغیرہ زیادہ مشہور ہیں۔